پارہ: نمبر 10

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Sara Bibi
- Uzma Shakeel
- Mehrab Batool
- Ume Habiba
- Farzana Adeeb
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ:10

آج پارہ نمبر 10 کریں گے سورۃ الانفال آیت نمبر 41 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔

آیت:41

* اور تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

جنگ بدر کے پس منظر میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں کہ مال غنیمت کی تقسیم کس طرح سے کرو؟ مال غنیمت آپ ﷺ سے پہلے دوسری امتوں کے لیے حلال نہیں تھا لیکن آپ ﷺ کی امت کے لیے حلال کیا گیا لیکن اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور باقی جتنے مصارف بتائے گئے ہیں ان کے لیے ہے تو اس میں یہاں سے جو باقی حصہ ہے پانچویں حصے کے علاوہ جو باقی چار حصے ہوں گے اسی فیصد (80٪) وہ جو جنگ کے شرکاء ہیں ان میں تقسیم ہو گا اور اس میں جو پیدل ہو گا اس کا ایک حصہ ہو گا اور جو سوار ہو گا اس کے دو حصے ہوں گے ایک حصہ

سواری کے لیے، تو مال غنیمت ایک بہت بڑی امانت ہے جس کو ادا کرنا بہت ضروری ہے اور اس میں ذرا چھوٹی سی خیانت بہت ہی بڑا گناہ ہے اگر اس میں سے سوئی دھاگے یا اس سے کم کی بھی کسی چیز کی خیانت کی جائے تو ایسا شخص قیامت کے دن بہت زیادہ ندامت اور عار میں ہو گا تو یہاں پہ مال غنیمت کے حوالے سے احکامات اب بیان ہو رہے ہیں۔

* اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس چیز پر (یعنی فتح پر) جو فیصلے کے روز جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئی تھیں تو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی تھی تو یہ حصہ خوشی خوشی ادا کرو اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت:42

* یاد کرو وہ وقت جب کہ تم وعدے کے اس جانب تھے (شہر کے ایک اس جانب مدینہ کی طرف) اور دوسری جانب دشمن پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا اور دشمن قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اگر کہیں پہلے سے تمہارے اور ان کے درمیان مقابلے کی قرارداد ہو چکی ہوتی تو تم ضرور اس موقع پر پہلو تہی کر جاتے لیکن جو کچھ پیش آیا وہ اس لیے تھا کہ جس بات کا فیصلہ اللہ کر چکا تھا اسے ظہور میں لے آئے۔

یعنی جنگ کا فیصلہ اللہ تعالی نے پہلے سے کیا ہوا تھا۔

* تا کہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ روشن دلیل کے ساتھ ہلاک ہو (کفار کی ہلاکت) اور جسے زندہ رہنا ہے (مراد اسلام ہے) وہ روشن دلیل کے ساتھ زندہ رہے یقیناً اللہ سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

آیت:43

* (اور یاد کرو وہ وقت) جبکہ اے نبی ﷺ اللہ ان کو تمہارے خواب میں تھوڑا کر کے دکھا رہا تھا اگر کہیں وہ تمہیں ان کی تعداد زیادہ دکھا دیتا تو ضرور تم لوگ ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے معاملے میں جھگڑا شروع کر دیتے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ لڑائی نہیں ہونی چاہیے۔

* لیکن اللہ ہی نے اس سے تمہیں بچایا یقیناً وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے۔

آیت:44

* (اور یاد کرو) جب کہ مقابلے کے وقت اللہ نے تم لوگوں کی نگاہوں میں دشمنوں کو تھوڑا دکھایا اور ان کی نگاہوں میں تمہیں کم کر کے پیش کیا

تاکہ جو دشمن ہے وہ مقابلے کو ہلکا لے۔

* تاکہ جو بات ہونی تھی اللہ اسے ظہور میں لے آئے (یعنی یہ جو فتح ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے) اور آخر کا سارے معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

آیت:45

* اے ایمان والو جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو

ثابت قدمی بہت زیادہ ضروری ہے کسی بھی کام کی کامیابی کے لیے جم کے کام کرنا ضروری ہے اور اس میں مستقل مزاجی دکھانا بہت ضروری ہے چاہے وہ دین کا کام ہو دنیاوی کوئی بھی معاملہ ہو تو اس میں مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ثابت قدمی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے

* جب بھی تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے کرو تاکہ تمہیں فتح (کامیابی) نصیب ہو۔

تو یہاں پہ کامیابی کا نسخہ کیا بیان کیا جا رہا ہے کہ نمبر ایک ثابت قدم رہو اور نمبر دو اللہ تعالیٰ سے خوب خوب دعائیں کرو۔

آیت:46

* اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہیں کرو ورنہ تمہارے درمیان کمزوری پیدا ہو جائے گی

تو پھر جس چیز سے منع کیا جا رہا ہے وہ آپس کے جھگڑے ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے انسان اندر سے کمزور ہو جاتا ہے

* اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو

اگر کہیں اختلافات ہو جائیں جھگڑے کی نوبت آنے لگے تو جھگڑے کو اوائڈ کرو اور صبر سے کام لو رسول پاک ﷺ نے یمن کی جانب دو گورنر بھیجے تو ان سے کہا کہ لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنا نرمی کرنا سختی نہ کرنا اور آپس میں تم دونوں اتفاق کے ساتھ رہنا اور اختلاف نہیں کرنا تو آپس میں اختلافات سے بچنا چاہیے وہ جھگڑے کا باعث بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے جماعت کے اندر کمزوری آ جاتی ہے اور اگر کبھی ایسا وقت آئے کہ جہاں اختلافات ہونے لگے تو ایسے میں صبر سے کام لینا بہت ضروری ہے۔

* یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آیت:47

* اور ان لوگوں کے سے رنگ ڈھنگ نہ اختیار کرو جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے

مراد کون ہے یہاں پہ؟ کفار مکہ کہ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نکل رہے تھے جو لوگوں کی دکھانے کے لیے دنیا میں کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو بس دکھا دیں گے اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے

* اور جن کی روش یہ ہے کہ وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں تو جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ اللہ کی گرفت سے باہر نہیں ہے

آیت:48

* اور ذرا خیال کرو اس وقت کا جبکہ شیطان نے ان لوگوں کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھائے اور ان سے کہا آج کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں مگر جب دونوں گروہ کا آمنا سامنا ہوا تو وہ الٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا میرا تمہارا ساتھ نہیں ہے میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ تم لوگ نہیں دیکھتے مجھے خدا سے ڈر لگتا ہے

بدر کے دن شیطان ایک انسانی شکل میں آ کے پہلے ان کا ساتھی بنا رہا اور جب فرشتے اور رسول پاک ﷺ کا لشکر دیکھا تو بھاگ گیا کہ مجھے خدا سے ڈر لگتا ہے یہاں پہ ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ اگر شیطان خدا سے ڈرنے کا دعویٰ کر رہا ہے تو پھر ہمارے اندر کتنا اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

* اور اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے

آیت:49

* جب کہ منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا ہے

منافقین اور کافروں کو کس چیز کا روگ ہوتا ہے؟ دنیا کی محبت کا

* وہ کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے حالانکہ اگر کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو یقیناً اللہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔

آیت:50

* کاش تم اس وقت دیکھ سکتے جبکہ فرشتے مقتول کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے

بدر کے میدان میں جب کافروں کی روحیں فرشتے نکال رہے تھے

* وہ ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں لگاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے لو اب جلنے کی سزا بھگتو۔

آیت:51

* یہ وہ بدلہ ہے جس کا سامان تمہارے اپنے ہاتھوں نے تیار کر رکھا ہے

تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ موت کے وقت ہی فرشتے ایسے لوگوں کو عذاب دینا شروع کر دیتے ہیں

* ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

آیت:52

* یہ معاملہ ان کے ساتھ اسی طرح پیش آیا جس طرح ال فرعون اور ان سے پہلے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ پیش آتا رہا کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا

تو یہاں سے پتہ چل رہا ہے کہ جو کفار ہیں وہ فرعونی ہی ایک طرح کی ہیں وہ اس وقت فرعونی بنے ہوئے تھے

* ان لوگوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اللہ قوت رکھتا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے

آیت:53

* یہ اللہ کی سنت کے مطابق ہوا کہ وہ کسی نعمت کو جب کسی قوم کو عطا کرتا ہے تو وہ اس نعمت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے طرز عمل کو نہ بدل دے

تو جب قوم ناشکری کرے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے دور ہو جائے تو ایسی صورت میں پھر اللہ تعالیٰ اس سے وہ نعمت چھین لیتے ہیں نعمت کی بر قراری کے لیے شکر گزاری اور اطاعت گزاری یہ دونوں چیزیں بہت ضروری ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نعمتوں کا صحیح استعمال بھی بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ سے اللہ کی اچھی اچھی نعمتوں کا سوال کرنا چاہیے کہ جیسے

* ایک دفعہ ایک صحابی دعا کر رہے تھے کہ مجھے اگر کوئی بھی کسی گناہ کی سزا ملنی ہے تو وہ مجھے دنیا میں ہی مل جائے تو رسول پاک ﷺ نے جب سنا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ بہتر تھا کہ آپ یہ دعا اللہ سے مانگتے ہیں کہ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(متفق علیہ۔ راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

کہ انسان تو اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا اس لیے اللہ تعالیٰ سے اچھی اچھی نعمتوں کا سوال کرنا چاہیے اور پھر ان کا صحیح استعمال بھی کرنا چاہیے

* اللہ تعالیٰ سب کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت:54

* آل فرعون اور ان سے پہلے کی قوموں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا وہ اسی ضابطے کے مطابق تھا انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا تب ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں ہلاک کر دیا اور آل فرعون کو ہلاک کر دیا یہ سب ظالم لوگ تھے۔

آیت:55

* یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدترین جانور وہ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا

توجو انسان حق کو نہیں پہچانتا وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے اس سے تو اللہ تعالیٰ نے انسان قرار ہی نہیں دیا اس کو اس کے لیے لفظ جانور استعمال کیا

* پھر وہ کسی بھی طرح اس ہدایت کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں

آیت:56

* خصوصاً ان میں سے وہ لوگ جن کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر موقع پر اس معاہدے کو توڑ دیتے ہیں اور ذرا بھی خدا کا خوف نہیں کرتے

آیت:57

* بس اگر یہ لوگ تمہیں لڑائی میں مل جائیں تو ان کی ایسی خبر لو کہ ان کے بعد جو دوسرے لوگ ایسی روش اختیار کرنے والے ہوں انہیں نصیحت حاصل ہو جائے۔

آیت:58

* توقع ہے کہ بدعہدوں کے اس انجام سے وہ سبق لیں گے اور اگر کبھی تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو اس کے معاہدے کو اعلانیہ اس کے آگے پھینک دو

ویسے تو معاہدہ چاہے مسلم سے ہو غیر مسلم سے ہو اسے ضرور پورا کرنا چاہیے لیکن اگر کسی قوم سے پہلے ہی بد دیانتی اور خیانت کا اندیشہ ہو تو پھر اعلانیہ وہ معاہدہ ختم کیا جاسکتا ہے

* یقیناً اللہ تعالیٰ خائنوں کو پسند نہیں کرتا

آیت:59

* منکرین حق اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ وہ بازی لے گئے یقیناً وہ ہم کو نہیں ہرا سکتے

آیت:60

* اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کے لیے تیار رکھو

ہر وقت جنگ کے لیے تیاری رکھو ہر وقت دشمن سے مقابلے کے لیے تیاری رکھو تو یہی وجہ ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے ہیں کہ ان کے گھروں میں کھانے کو بھلے کچھ نہ ہو وہ کھانے میں تنگدستی برداشت کر لیتے تھے لیکن ہتھیار اور سواری ہر لمحہ تیار ہوتی تھی

* اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور اپنے دوسرے دشمنوں کو خوفزدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ خوب جانتا ہے اللہ کے راستے میں جو کچھ تم خرچ کروگے اس کا پورا پورا بدلہ تمہاری طرف لوٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ذرا برابر ظلم نہ ہو گا۔

آیت:61

* (اور اے نبی ﷺ) اگر دشمن صلح سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ

کیونکہ دین اسلام صلح کا دین ہے جنگ تو بحالت مجبوری ہے۔

* اور اللہ پر بھروسہ رکھو یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت:62

* اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو تمہارے لیے اللہ ہی کافی ہے وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے سے تمہاری تائید کی۔

آیت:63

* اور مومنوں کے دل ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیے

مومنوں کے دل جوڑنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

* تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو ان لوگوں کے دل نہیں جوڑ سکتے تھے

تو دولت سے دل نہیں جڑتے اگر مال کی محبت سے کسی کے دل جڑیں تو وہ وقتی ہوتے ہیں دلوں کو جوڑنے والی دلوں میں محبت پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

کیونکہ احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے

* کہ دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ جب چاہے دل کو پھیر سکتے ہیں

(صحیح مسلم:6750)

راوی عبد اللہ بن عمر بن العاص

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ

* بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ دلوں کو کچھ دلوں کے قریب کر دیتا ہے تو کوئی چیز انہیں بدلی نہیں کر سکتا یعنی جو محبت اللہ نے ڈال دی پھر اس کو کوئی چیز بدلی نہیں کر سکتی.

پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آیت تلاوت فرمائی تو گھروں میں اگر نا اتفاقی ہو تو ایسے میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے اللہ دلوں کے حال بدلی کر سکتا ہے

* مگر وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑے یقیناً وہ بڑا زبر دست اور دانا ہے

آیت:64

* اے نبی ﷺ تمہارے لیے اور تمہارے ساتھی (اہل ایمان) کے لیے تو بس اللہ ہی کافی ہے

تو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرنی چاہیے اللہ کے احکام کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ پھر اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کریں ہمارا ساتھ دیں

آیت:65

* اے نبی ﷺ مومنوں کو جنگ پر ابھارو اگر تم میں سے بیس آدمی صابر ہوں گے تو وہ دو سو پہ غالب آ جائیں گے اور اگر دو سو آدمی صابر ہوں گے تو وہ منکرین حق میں سے ہزار آدمیوں پر بھاری آئیں گے

یعنی ایک آدمی کافروں کے دس آدمی پہ بھاری ہو جائے گا بشرطیہ کے صبر کرنے والا ہو کامیابی صبر کے ساتھ ہے۔

* کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے

کافر ایسے لوگ ہیں جن کو دین کی سمجھ ہی نہیں ہے۔

آیت:66

* اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کیا اور اسے معلوم ہوا کہ ابھی تم میں کمزوری ہے بس اگر تم میں سے سو آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور ہزار آدمی ایسے ہوں تو وہ دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آئیں گے اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔

آیت:67

* کسی نبی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے.

کچل دینے کے بعد پھر قیدی ہاتھ آئیں گے

* تم لوگ دنیا کے فائدے چاہتے ہو حالانکہ اللہ کے پیش نظر آخرت ہے اور اللہ غالب اور حکیم ہے۔

آیت:68

* اگر اللہ کا تقدیر میں لکھا ہوا پہلے سے نہ آچکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کے پاداش میں تم کو بڑی سزا دی جاتی۔

آیت:69

* پس جو کچھ تم نے مال غنیمت حاصل کیا ہے اسے کھاؤ کہ وہ حلال اور پاک ہے

وہ امت محمدی ﷺ کے لیے مال غنیمت حلال ہے

* اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:70

* اے نبی ﷺ تم لوگوں کے قبضے میں جو قیدی ہیں ان سے کہو اگر اللہ کو معلوم ہوا کہ تمہارے دلوں میں کچھ خیر ہے (کچھ ہدایت ہے) تو وہ تمہیں اس سے بڑھ چڑھ کر دے گا جو تم سے لیا گیا

کیا لیا گیا؟ فدیہ لیا گیا اور خیر اور ہدایت کون سی؟ اسلام کی معاملے میں کہ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارے فدیہ سے بڑھ چڑھ کے تمہیں واپس لوٹایا جائے گا

* اور اللہ تمہاری خطائیں معاف کر دے گا اللہ در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:71

* لیکن اگر وہ تیرے ساتھ خیانت کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس سے پہلے وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں لہٰذا اس کی سزا اللہ نے انہیں دی کہ وہ آپ کے قابو میں آ گئے اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

آیت:72

* جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال کھپائے اور اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی دراصل ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

یہاں پہ مہاجرین اور انصار کی بات ہو رہی ہے کہ ایک طرف ایک نے ہجرت کی تو دوسری طرف دوسرے نے ان کی مدد کی یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور یہی ایک دوسرے کے اصل ولی ہیں جب رسول پاک ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین رسول پاک ﷺ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس قوم سے بڑھ کے، انصار سے بڑھ کے کوئی قوم خرچ کرنے والی نہیں دیکھی وہ تھوڑے مال پر بھی دوسرے کی غم خواری کرتے ہیں یعنی اگر مال کم ہے تو تب بھی شیئرنگ کرتے ہیں اور ان کے اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے کہ انہوں نے ہمیں ہر لحاظ سے خوشحال رکھا اور ہمیں خوف ہونے لگا کہ کہیں ہماری ساری نیکیاں یہی نہ سمیٹ لیں ہم نے ہجرت کی گھر بار چھوڑے تو ساری نیکیاں کہیں انصار ہی نہ سمیٹ لیں تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو اور ان کا شکر ادا کرتے رہو۔

اسی طرح انصار رسول پاک ﷺ سے کہا تھا کہ آپ ہمارے باغوں کو ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیں سخاوت کا کتنا اعلیٰ لیول ہے کہ جو ہماری جدی بشتی جائیداد ہے جو ہماری زمینیں ہیں جو ہمارے باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیں تو رسول پاک ﷺ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ان سے فرمایا کہ پیداوار میں انہیں شریک بنالو تو یہ انصار اور مہاجرین کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رویہ تھا یہ دلی دوست ہیں۔

* رہے وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت کر کے دارالسلام میں نہیں آئے تو ان سے تمہارا کوئی دوستی کا تعلق نہیں جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا

تم پر فرض ہے لیکن ایسی قوم کے خلاف مدد نہیں کرو جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

آیت:73

* اور جو لوگ منکر حق (کافر) ہیں وہ ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں اگر تم یہ نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو جائے گا۔

آیت:74

* جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں گھر بار چھوڑے
مدینہ کی طرف یعنی جنہوں نے ہجرت کی
* اور جدوجہد کی (دین کی راستے میں جدوجہد کی) اور جنہوں نے پناہ دی (یعنی انصار والے) اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے در گزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

آیت:75

* اور جو لوگ پہلی ہجرت کے بعد ایمان لے آئے اور ہجرت کر کے آگئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں مگر اللہ کی کتاب میں خون کے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں جو یقیناً اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

یہاں پہ سورۃ الانفال مکمل ہوئی اب سورۃ توبہ شروع ہو رہی ہے۔

سورۃ توبہ

سورۃ توبہ کا دوسرا نام سورۃ برآء بھی ہے اس کے علاوہ اس کے مزید انیس نام بھی ہیں یہ سورت بغیر بسم اللہ کے لکھی گئی کیونکہ رسول پاک ﷺ نے اس کو بغیر بسم اللہ کے ہی لکھوایا اس لیے اس کو بسم اللہ کے بغیر پڑھا جاتا ہے۔ اس سورت میں توبہ کا لفظ سولہ مرتبہ آیا ہے تو شاید اسی مناسبت سے اس کا نام زیادہ جو مقبول ہے وہ سورت

توبہ ہی ہے یہ سورت جنگ تبوک کے بعد نازل ہوئی اور اس میں جو مشرکین تھے اور منافقین ان کے دلوں کے بھید خوب خوب بیان ہوئے ہیں۔

آیت:1

* اعلان برآءت ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کو جن سے تم نے وعدے کیے تھے۔

اب یہاں پہ وعدے ختم معاہدے ختم کیے جارہے ہیں کیونکہ رسول پاک ﷺ کے ذریعے پوری دنیا میں دین کو غالب لانا مقصود ہے۔

آیت:2

* پس تم لوگ ملک میں چار مہینے اور چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور یہ کہ اللہ منکرین حق کو رسوا کرنے والا ہے۔

آیت:3

* اطلاع عام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے کہ اللہ مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اس کا رسول بھی اب اگر تم لوگ توبہ کرلو اسلام قبول کرلو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور جو منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اور اے نبی ﷺ انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خوشخبری دے دو۔

آیت:4

* سوائے ان مشرکین کے جن سے تم نے معاہدے کیے ہوئے ہیں اور پھر انہوں نے اپنے عہد پورا کرنے میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تو ایسے لوگوں سے تم بھی معاہدے مدت پوری کرو کیونکہ اللہ متقین کو ہی پسند کرتا ہے۔

تو تقویٰ کی ایک نشانی کیا ہے وعدے معاہدے پورے کرنا۔

آیت:5

* پھر جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں ان کی خبر لینے کے لیے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لے اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:6

* اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اس کے ٹھکانے پر امن سے پہنچا دو یہ اس لیے کرنا چاہیے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

تو جو علم نہیں رکھتے ان کے ساتھ پھر معاملہ بھی ذرا مختلف ہو جاتا ہے نرمی کا معاملہ ہو جاتا ہے۔

آیت:7

* ان مشرکین کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کوئی عہد آخر کیسے ہو سکتا ہے سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد الحرام کے پاس معاہدہ کیا تھا تو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو کیونکہ اللہ متقین کو پسند کرتا ہے۔

آیت:8

* مگر ان کے سوا دوسرے مشرکین کے ساتھ کوئی معاہدہ کیسے معتبر ہو سکتا ہے جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ تم پر قابو پا جائے تو نہ تمہارے معاملے میں کسی قرابتداری کے لحاظ کریں نہ کسی معاہدے کی ذمہ داری کا وہ اپنی زبانوں سے تم کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر دل ان کے انکار کر رہے ہیں اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

آیت:9

* انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی سی قیمت قبول کر لی پھر اللہ کے راستے میں رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے بہت ہی برے کرتوت ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔

آیت:10

* کسی مومن کے معاملے میں نہ یہ قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کی ذمہ داری کا

ایسی دشمنی ان کے دلوں میں ہیں۔

* اور زیادتی ہمیشہ انہی کی طرف سے ہوئی ہے۔

آیت:11

* پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں

تو عمل کے ذریعے ان سے پھر جب عمل ان کا ظاہر ہو جائے تو پھر عقیدے کے لحاظ سے اخوت لازم ہے قائم کرنی ایسے لوگوں کے ساتھ اور عمل کیا ہے؟ پہلے توبہ پھر نماز اور پھر زکوٰۃ۔

* اور جاننے والوں کے لیے ہم اپنے احکامات واضح کیے دیتے ہیں۔

آیت:12

* اور اگر وعدہ کرنے کے بعد یہ پھر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر حملے کرنے شروع کر دیں تو کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید کہ یہ تلوار ہی کے زور سے باز آجائے۔

تو ان کو ان کے شر سے روکنے کے لیے ان سے جنگ کرو۔

آیت:13

* کیا تم نہیں لڑو گے ایسے لوگوں سے جو اپنے وعدے توڑ دیتے ہیں اور جنھوں نے رسول ﷺ کو ملک سے نکال دینے کا ارادہ کیا تھا(یعنی مکہ سے)اور زیادتی کی ابتدا کرنے والے وہی تھے

انہی کی وجہ سے تو ہجرت کرنا پڑی تھی رسول پاک ﷺ کو

* کیا تم ان سے ڈرتے ہو اگر تم مومن ہو تو اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اللہ سے ڈرو۔

تو جو خوف ہے وہ مومن کے دل میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں سے نہیں ڈرتا رسول پاک ﷺ نے فرمایا

* کہ اللہ سے ایسے ڈرو گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو

اور آپ کی بات کا مفہوم یہ تھا کہ اگر یہ نہیں محسوس کر سکتے تو اتنا تو محسوس کرو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے

(مسند اسحاق بن راہویہ:33)

ایک اور حدیث کا مفہوم ہے

* کہ تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں ان میں سے ایک اللہ کا خوف ہے

چھپے ظاہر اکیلے محفل میں ہر جگہ اللہ کا خوف ہو ناوہ جہنم سے وہ آگ سے عذاب سے نجات دلانے والی چیز ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح:5122)

تو مومنین کے دل میں صرف اللہ کا خوف ہو تا ہے وہ بندوں سے نہیں ڈرتے۔

آیت:14

* ان کافروں سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل ورسوا کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا۔

آیت:15

* اور ان کے دلوں کی جلن مٹادے گا اور جسے چاہے گا توبہ کی توفیق بھی دے گا اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا اور دانا ہے۔

آیت:16

* کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں جانیں دی اور اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی دوسرے کو جگری دوست نہیں بنایا جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

آیت:17

* مشرکین کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کے مجاور (خادم) بنے

اب ان کے ہاتھ سے یہ قیادت جانے والی ہے

* حالانکہ وہ خود اپنے اوپر کفر کی شہادت دے چکے ہیں ان کے تو سارے اعمال ضائع ہو گئے ہیں اور جہنم میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

آیت:18

* اللہ کی مسجدوں کے اصل خادمین تو وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت کو مانے اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں انہی سے توقع ہے کہ وہ سیدھی راہ چلیں گے۔

تو جو مسجدوں کی آبادی ہے وہ کن لوگوں کی ہاتھوں ہونی چاہیے؟ جن کے دلوں میں تقویٰ ہو اللہ کا خوف ہو اور وہ کسی اور سے نہ ڈریں اور مسجدوں کی آبادی صرف مسجدیں تعمیر کرا دینے سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے اندر نمازی بھی ہونے چاہیے اور نمازی تیار کرنے کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟ کہ لوگوں کو دین کی طرف بلایا جائے اللہ کے دین کی سربلندی کی تعلیم دیجیے تبھی نمازی پیدا ہوں گے اور تب ہی مسجدوں کی صحیح معنوں میں آبادی ہوگی۔

آیت:19

* کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی مجاوری کرنے کو اس شخص کے کام کے برابر ٹھہرالیا جو اللہ پر ایمان لایا اور آخرت کے دن پر اور اس نے اس راستے میں محنت کی جانفشانی کی اور اللہ کے راستے میں جان دی.

یعنی اس قسم کے کام کیے کہ جو بہت زیادہ محنت طلب ہیں

* اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

آیت:20

* اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ زیادہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا وہی کامیاب ہیں۔

آیت:21

* ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پائیدار عیش کے سامان ہے۔

آیت:22

* ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کے پاس یقیناً خدمات کا صلہ دینے کو بہت کچھ ہے۔

آیت:23

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے باپ اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔

اگر وہ ایمان پہ کفر کو ترجیح دیں تو پھر خیر خواہی کا رشتہ رکھو لیکن دلی دوستی کا یارفاقت کا رشتہ پھر نہیں رکھا جا سکتا

* تم میں سے جو ان کو رفیق بنائے گا وہی ظالم ہوں گے۔

آیت:24

* اے نبی کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تمہارے وہ کاروبار جن کے مانند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو بہت پسند ہے یہ سب تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستے میں جہاد سے زیادہ عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی مدد نہیں کرتا۔

پھر دیکھو اللہ کیا معاملہ کرتا ہے اللہ کی اطاعت کو ہر معاملے میں آگے رکھنا بہت زیادہ ضروری ہے اور جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہر چیز سے بڑھ کے کرتے ہیں اپنے والدین اپنی جان اپنے مال اپنے گھر ہر شے سے بڑھ کے ان کے دل میں محبت اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستے میں جان مال قربان کرنے سے ہوتی ہے رسول پاک نے فرمایا:

* کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان اس کی مال اور اس کے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

* (متفقہ علیہ)

تو جو آپ ﷺ کی محبت ہے وہ لازم شرط ہمارے کامل ایمان کے لیے۔

اب اس کے بعد جنگ حنین کا ذکر آرہا ہے

جنگ حنین میں مسلمانوں کا ایک کافی بڑا لشکر تھا بارہ ہزار کا لشکر تھا یہ پہلی دفعہ تھا کہ مسلمانوں کی اتنی کثرت تھی لشکر پہ اور وہ اس وجہ سے بہت خوش تھے اور سمجھ رہے تھے کہ اب فتح لازم لازم ہے تو اللہ تعالیٰ یہاں پہ ان کے اس بات کا ذکر کر رہے ہیں کہ مومنین کو اسباب سے زیادہ اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ رکھنا چاہیے۔

آیت:25

* اللہ اس سے پہلے بہت سے موقعوں پہ تمہاری مدد کر چکا ہے ابھی غزوہ حنین کے روز (جس روز) تمہیں اپنی کثرتِ تعداد کا غرور تھا مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔

آیت:26

* پھر اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارے جو تم کو نظر نہیں اتے تھے (یعنی فرشتے اتارے) اور منکرین حق کو سزا دی کہ یہی بدلہ ہے ان لوگوں کے لیے جو حق سے انکار کریں۔

آیت:27

* پھر تم یہ بھی دیکھ چکے ہو کس طرح سزا دینے کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق بخش دیتا ہے اور درگزر کرنے والے اور رحم فرمانے والا تو اللہ ہی کی ذات ہے۔

تو حنین والے دن جب مسلمانوں کو پہلے تو یہ ہوا کہ شروع میں مسلمانوں کے قدم ڈگمگا گئے تھے لیکن بعد میں رسول پاک ﷺ کے ساتھ صرف چند صحابہ کرام رہ گئے اور اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی مدد بھیجی اور فرشتے نازل کئے جس کے بعد اسلام کو فتح نصیب ہوئی پھر کافروں کے جو قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو ان کے ساتھ بہت حسن سلوک کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت تیزی سے مسلمان ہو گئے تھے کہا جاتا ہے کہ وہ سب قیدی رسول پاک ﷺ نے واپس کر دیے تھے اور اس حسن سلوک سے متاثر ہو کے تو وہ سب مسلمان ہو گئے تو وہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ

* اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق بخش دیتا ہے۔

آیت:28

* اے ایمان والو! مشرکین تو ناپاک ہیں لہٰذا اس سال کے بعد یہ مسجد الحرام کے قریب بھی نہ پھٹکیں اور اگر تمہیں تنگدستی کا خوف ہو تو بعید نہیں کہ اللہ چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے اللہ علیم حکیم ہے۔

تو اللہ کی خاطر کبھی دنیاوی مفادات کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ سارے جتنا فضل ہے وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنے فضل سے غنی کر دے تنگدستی کا خوف اللہ کے بندوں کے دل میں نہیں آتا

آیت:29

* جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہے۔

آیت:30

* یہودی کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیح ابن مریم اللہ کا بیٹا ہے یہ بھی حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے

مشرکین مکہ بھی فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے

* خدا کی مار ان سب پر یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔

آیت:31

* انہوں نے اپنے علماء و درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا وہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اللہ پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

آیت:32

* یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں

ایسی باتیں کرتے ہیں زبانوں سے ایسے پروپیگنڈے کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالیں اور اسلام کی روشنی کو بجھا دیں۔

* مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں ہے چاہے کافروں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو۔

آیت:33

* وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے چاہے مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی نا گوار ہو۔

آیت:34

* اے ایمان والوں ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویش کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں

باطل طریقے سے کیسے کھاتے ہیں؟ رشوت لی روپیہ پیسہ لیا اور مرضی سے پسند کے فتوے دے دیئے۔

* اور انہیں اللہ کے راستے سے روکتے ہیں دردناک سزا کی خوشخبری دے دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے۔

آیت:35

* ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دھکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزا چکھو۔

تو یہاں پہ specifically (خاص طور پر) اس مال کی بات ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ مال قیامت کے دن ہی وبال جان بن جائے گا مصیبت بن جائے گا اور اس مال کے ذریعے عذاب حشر کے میدان میں ہی شروع ہو جائے گا تو ایسے مال کا کیا فائدہ کہ جو آخرت میں مصیبت بن جائے اس لیے زکوٰۃ ادا کرنا بہت ہی زیادہ ضروری لازم ہے اور ایسا فریضہ جس کو جلدی سے جلدی ادا کر دینا چاہیے یہ ایک طرح سے اللہ کا قرض ہے جو بندے نے ادا کرنا ہے پھر زکوٰۃ سے مال پاک ہو جاتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے وہ پلتا ہے زیادہ ہو جاتا ہے اور برکت والا مال ہی خیر والا مال ہوتا ہے۔

دوسری طرف ہم دیکھیں تو اتنی سخت سزا کیوں رکھی گئی کہ قیامت کے دن ہی پیٹھوں کو داغا جائے گا اور پہلوں کو کیونکہ مال سے انسان کی محبت بہت شدید ہوتی ہے تو جس چیز سے محبت شدید ہو اس کو اللہ کے رستے میں لگانا چاہیے تا کہ وہ صدقے جاریہ بنے نہ کہ وبال جان بن جائے۔

آیت:36

* حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کی کتاب میں بارہ ہی ہیں اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یہی طریقہ ضابطہ ہے لہٰذا ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ متقین کو ہی پسند کرتا ہے۔

آیت:37

* النسیء۔۔۔یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کر لینا یہ تو کفر میں ایک مزید کافرانہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا کیے جاتے ہیں کسی سال ایک مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر لیتے ہیں تا کہ اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد پوری کر دیں۔

تو چار مہینے حرام ہیں ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب اور ان مہینوں میں لڑائی جنگ یہ سب چیزیں حرام اور منع ہیں تو اہل مکہ کیا کیا کرتے تھے؟ کہ ان مہینوں کو آگے پیچھے کر لیتے تھے جب جنگ لڑنا ہوتی تھی اور پھر اس کے بعد سال میں بس چار مہینوں کے جو حرمت چار مہینوں کی وہ تعداد پوری کر لیتے تھے کسی حرام مہینے کو اپنے لیے حلال کر لیتے تھے اور کسی حلال مہینے کو حرام کر لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ تو بہت ہی کافرانہ حرکت ہے کہ کوئی بھی انسان اللہ کا حلال کیا ہوا حرام کرے اور اللہ کے حرام کو حلال کر لے

* اللہ نے ان کے برے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا دیے اور اللہ منکرین حق کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

آیت:38

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے اللہ کے رستے میں نکلنے کے لیے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے

اب یہاں پہ غزوہ تبوک کی طرف اشارہ ہے غزوہ تبوک میں سب کے سب مسلمانوں کو نکلنے کے لیے حکم دیا گیا تھا ویسے تو جنگ فرض کفایہ ہے کہ کچھ لوگ کر لیں تو وہ سب کی طرف سے جہاد ہو جائے گا لیکن غزوہ تبوک فرض عین تھا اس میں سب کا نکلنا لازم تھا

* کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا اگر ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیاوی زندگی کا یہ سب ساز و سامان آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا نکلے گا۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

* جس نے دنیا طلب کی اس نے اپنی آخرت کا نقصان کیا اور جس نے آخرت طلب کی تو اس نے دنیا کا کچھ نہ کچھ تو نقصان کیا لیکن پھر تم ہمیشہ رہنے والی آخرت کی خاطر فنا ہو جانے والی دنیا کا نقصان ہو جانے دو۔

(حدیث)

تو دنیا کا ساز و سامان تو بہت تھوڑا ہے وقتی ہے اس کے پیچھے آخرت کو نہیں خراب کرنا چاہیے بلکہ جو آخرت کی راحت ہے وہ دنیا کی مشقت کے بغیر حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔

آیت:39

* تم نہیں اٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا اور تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

آیت:40

* تم نے اگر نبی کی مدد نہیں کی تو کچھ پرواہ نہیں ہے اللہ اس کی مدد اس وقت کر چکا ہے جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا

تو یہاں پہ اب مومنین کو ایک طرح سے وارننگ دی جا رہی ہے کہ جنگ تبوک ایک بہت بڑا امتحان تھا اب وارننگ کیا دی جا رہی ہے کہ اگر رومیوں کی مقابلے میں تم نہیں نکلو گے تو اللہ خود اپنے نبی کی مدد کرے گا جیسے اس سے پہلے ہجرت کے موقع پہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی تھی جب اللہ اس کی پہلے مدد کر چکا ہے

* جب وہ صرف دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دو لوگ غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا

کس ساتھی سے ؟ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

* کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے اس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکون قلب نازل کیا اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے

یہاں پہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے اور ان کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے ان کے احسانات بہت زیادہ ہیں اسلام کے اوپر ہم سب پہ پیارے رسول پاک ﷺ نے فرمایا

* کہ مجھ پہ سب سے زیادہ احسانات جان ومال کے لحاظ سے ابو بکر کے ہیں

(حدیث))

آپ ﷺ نے فرمایا

* اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر اسلام کی دوستی سب سے افضل ہے

(حدیث)

پھر آپ نے فرمایا

* میری طرف ابو بکر کی کھڑکی چھوڑ کر باقی سب کی کھڑکیاں بند کر دو

(حدیث)

ایک دفعہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا

* کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال نے مجھے جتنا نفع پہنچایا ہے جتنا فائدہ پہنچایا ہے اتنا کسی کے مال نے نفع نہیں پہنچایا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات سن کے رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے صرف آپ کے ذریعے فائدہ پہنچایا ہے اللہ نے مجھے صرف آپ کے ذریعے فائدہ پہنچایا ہے اور آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی

(حدیث)

پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہم دیکھیں تو ہر لمحہ ہر موقع پہ رسول پاک ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے جیسے بالکل لازم ہو گئے ہوں ہجرت کے وقت غار ثور میں پھر ہجرت سے پہلے ہی چار مہینے پہلے اونٹنیاں تیار کرنا

شروع کر دیں اگر جنگوں میں دیکھیں تو جنگ احد، بدر، تبوک، حنین فتح مکہ ہر موقع پہ ساتھ تھے اور یہی ساتھ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے جو آخری آرام گاہ ہے وہ بھی رسول پاک ﷺ کے نزدیک تر بنائی تو انسان جس سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن بھی اسی کے ساتھ ہو گا اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں ان پاک ہستیوں کی محبت بہت بہت زیادہ پیدا کرے

* اس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکون قلب نازل کیا اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کا بول نیچا کر دیا اور اللہ کا بول تو اونچا ہی ہے اور اللہ زبردست اور دانا ہے۔

تو اگر انسان خود کو اللہ کے لیے خالص کر لے تو اللہ کی مدد لازمی آ کے رہے گی پھر اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔

آیت:41

* اللہ کے راستے میں نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل ہو اور جہاد کرو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

تو مال کے ساتھ جہاد کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے جان بھی دینی چاہیے نفس بھی اللہ کے راستے میں قربان کرنا چاہیے اپنا وقت بھی دین کو دینا چاہیے اور پھر یہ سب کچھ کر کے کسی پہ احسان نہیں جتلانا چاہیے یا کہیں پہ ریاکاری نہیں کرنی چاہیے کہ میں ایسا اور ویسا یہ سب کچھ کر رہی ہوں بلکہ اس سب کا اجر صرف اللہ کے پاس ہے یہ سب کچھ تو بہترین investment (سرمایہ کاری) ہماری اپنی آخرت کے لیے۔

آیت:42

* اے نبی ﷺ اگر فائدہ آسانی سے حاصل ہونے والا ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو یہ منافقین ضرور آپ کے پیچھے چلنے پر آمادہ ہو جاتے مگر ان پر تو یہ راستہ بہت کٹھن ہو گیا اب وہ خدا کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم چل سکتے تو یقیناً تمہارے ساتھ ضرور چلتے

تو اس موقع پہ منافقین جو ہیں وہ قسمیں کھا کے عذر پیش کرنے لگ گئے

* وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

آیت:43

* اے نبی ﷺ اللہ آپ کو معاف کرے آپ نے کیوں انہیں رخصت دے دی

انہوں نے رخصت مانگی عذر تراشی کی آپ نے کیوں ان کے عذر قبول کر لیے آپ کو چاہیے تھا کہ ان کو رخصت نہ دیتے

* یہاں تک کہ آپ پہ ان کا حال کھل جاتا کہ ان میں سے کون لوگ سچے ہیں اور کون جھوٹے ہیں۔

آیت:44

* جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ تو کبھی آپ سے یہ درخواست نہ کریں گے کہ انہیں اپنی جان ومال کے ساتھ جہاد کرنے سے معاف رکھا جائے

مومن جو ہے وہ تو ہر طرح سے کوشش کر کے تیار ہو ہی جاتا ہے چاہے اس کے پاس اسباب کم بھی ہوں تب بھی وہ تیاری کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو منافق ہے وہ اپنی جان سے محبت کرتا ہے وہ اس دنیا سے محبت کرتا ہے زندگی سے محبت کرتا ہے اور موت سے اس کو بہت ڈر ہوتا ہے اس لیے وہ عذر تراش لیتا ہے

* اللہ متقین کو خوب جانتا ہے۔

آیت:45

* ایسی درخواستیں تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے جن کے دلوں میں شک ہے اور وہ اپنے شک میں بے چین پھر رہے ہیں۔

آیت:46

* اگر وہ واقعی نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے کچھ نہ کچھ تو تیاری کرتے

پہلے سے کچھ نہ کچھ تو تیاری ہو رہی ہوتی وہ عذر لے آئے ہیں ان کے پہلے سے ہی نیت نہیں تھی جنگ کے لیے

* لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا پسند ہی نہیں تھا

یہاں سے ایک اور بات پتہ چل رہی ہے کہ جس کی نیت نہ ہو جس کا دین کا کام کرنے کا انٹرسٹ نہ ہو جس کے نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے کی کوشش نہ ہو تو ایسے انسان کے لیے اللہ تعالیٰ اٹھنا مزید دشوار کر دیتے ہیں اور اس سے ہدایت کی توفیق ہی چھین لیتے ہیں

* اس لیے اس نے (یعنی اللہ نے) انہیں سست کر دیا اور کہہ دیا کہ بیٹھے رہو بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ۔

آیت:47

* اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہارے اندر خرابی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے وہ تمہارے درمیان فتنے پیدا کرنے کے لیے بھاگ دوڑ کرتے اور تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی اس میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی باتیں کان لگا کے سنتے ہیں۔

بھولے بھالے نئے نئے مسلمان جو دوسروں کے پروپیگنڈے میں آجاتے ہیں معصوم لوگ۔

* اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

آیت:48

* اس سے پہلے بھی ان لوگوں نے فتنے پیدا کرنے کی کوشش کی اور تمہیں ناکام کرنے کے لیے ہر طرح کی تدابیر کی پھر ان کی مرضی کے خلاف فیصلہ آگیا اور اللہ کا کام ہو کر رہا حق سامنے آگیا جس سے وہ پسند نہیں کر رہے تھے۔

آیت:49

* ان میں سے کوئی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیجیے اور مجھ کو فتنے میں نہ ڈالیے

مجھ کو فتنے میں نہ ڈالیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک منافق تھا جد بن قیس کہ جو رسول پاک ﷺ کے پاس عذر لے کے آیا کہ رومیوں کی عورتیں بہت خوبصورت ہوں میں بہت حسن پرست ہوں تو یہ نہ ہو کہ مجھ سے صبر نہ ہو تو میرے وہاں قدم نہ پھسل جائیں تو مجھے اس جہاد سے معذور رکھیئے اور میری معذرت قبول کیجئے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں اللہ فرماتے ہیں

* سن رکھو فتنے ہی میں تو یہ لوگ پڑے ہوئے ہیں (نفاق کے فتنے میں منافقت کے فتنے میں) اور جہنم نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے۔

آیت:50

* تمہارا بھلا ہوتا تو انہیں رنج ہوتا ہے اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ منہ پھیر کر خوش خوش پلٹتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اچھا ہوا ہم نے پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک کر لیا۔

آیت:51

* ان سے کہو ہمیں ہرگز کوئی برائی یا بھلائی نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے اللہ ہی ہمارا مولا ہے اور اہل ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

آیت:52

* ان سے کہو تم ہمارے معاملے میں جس چیز کی منتظر ہو وہ اس کے سوا بھلا اور کیا ہے کہ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ہمیں حاصل ہو جائے

یا شہادت نصیب ہو جائے یا فتح نصیب ہو جائے دو بھلائیاں میں سے ایک بھلائی مسلمانوں کے لیے ہے

* اور ہم تمہارے معاملے میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ تو یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دے یا ہمارے ہاتھوں سے دلوا دے اچھا تو اب تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

آیت:53

* ان سے کہو تم اپنے مال چاہے خوشی سے خرچ کرو یا کراہت کے ساتھ بہرحال وہ قبول نہیں کیے جائیں گے بیشک تم فاسق قوم ہو۔

کیونکہ اللہ کے ہاں صرف وہ مال قبول کیا جاتا ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے صدقہ کیا جائے اللہ تعالیٰ تو یہ ریاکاری کے اور اس طرح کے مال نہیں چاہیے جو فاسق لوگوں کے ہوتے ہیں۔

آیت:54

* ان کی دیے ہوئے مال قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے نماز کے لیے آتے ہیں تو سستی کے ساتھ آتے ہیں

منافقین نماز کے لیے آتے ہیں تو سستی کے ساتھ آتے ہیں اور نماز رسول پاک ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو جس سے محبت ہو پھر اس کی محبوب چیزوں سے بھی محبت ہو جاتی ہے اگر رسول پاک ﷺ سے محبت ہے تو پھر نماز آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی لیکن منافقین تو سستی کے ساتھ آتے ہیں صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں

* اور راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے خرچ کرتے ہیں

زبردستی خرچ کر رہے ہوتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے چلو سب دے رہے ہیں تو کچھ میں بھی دے دوں۔

آیت:55

* ان کی مال و دولت اور ان کی کثرت اولاد کو دیکھ کر دھوکا نہ کھاؤ اللہ تو یہ چاہتا ہے انہی چیزوں کے ذریعے سے ان کو دنیا کی زندگی میں بھی مبتلا عذاب کرے

دنیا میں ہی ان کو عذاب دے دے

* اور یہ جان بھی دیں تو کفر ہی کی حالت میں دیں۔

آیت:56

* وہ اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تم میں سے ہیں حالانکہ وہ ہرگز تم میں سے نہیں ہے اصل میں تو وہ ایسے لوگ ہیں جو تم سے خوفزدہ ہیں۔

آیت:57

* اگر وہ کوئی جائے پناہ پالیں یا کوئی غار یا گھس بیٹھنے کی جگہ تو بھاگ کر اس میں جا چھپیں (اتنے ڈرپوک لوگ ہیں)

آیت:58

* اے نبی ﷺ ان میں سے بعض لوگ صدقات کی تقسیم میں تم پر اعتراضات کرتے ہیں

منافقین ہر طرح سے اعتراضات کرتے ہیں

* اگر اس مال میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو بگڑنے لگتے ہیں۔

تو یہ جو منافقین ہیں یہ دنیاوی مفادات پر خوش ہوتے ہیں دنیاوی مال پہ خوش ہوتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا

* دینار اور درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ ہلاک ہو جائے کہ اگر اسے مال دیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اگر اسے مال نہ دیا جائے تو ناخوش ہوتا ہے

پھر آپ ﷺ نے ایسے شخص کے لیے بددعا فرمائی کہ ہلاک ہو جائے سرنگوں ہو جائے کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھے تو کوئی نکالنے والا نہ ہو۔

آیت:59

* کیا اچھا ہوتا کہ اللہ اور رسول نے جو کچھ بھی انہیں دیا ہے وہ اس پر راضی ہو جاتے اور کہتے ہیں ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے

مومنین کے لیے اللہ کافی ہو جاتا ہے مومن کو اللہ اور اس کے رسول کی رضا بس چاہیے ہوتی ہے مومن کے لیے دنیا بہت حقیر اور معمولی چیز ہے

* کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ کہتے کہ اللہ ہی ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اپنے فضل سے ہمیں بہت کچھ دے گا اور اس کے رسول بھی ہم پر عنایت فرمائے گا ہم اللہ ہی کی طرف نظر جمائے ہوئے ہیں۔

آیت:60

* یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں

یہاں پہ اب زکوۃ کی مصارف بتائے جا رہے ہیں کہ زکوۃ کن کن کو دو؟

* یہ صدقات دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لیے جن کے دل اسلام کی طرف مائل کرنا مقصود ہو نیز یہ گردنوں (کو آزاد) چھڑوانے اور کردار

کی مدد کرنے کے لیے ہے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے یہ ایک فرض چیز ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے۔

آیت:61

* ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی باتوں سے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص کانوں کا کچا ہے کہو وہ تمہاری بھلائی کے لیے ہی ایسا ہے

رسول پاک ﷺ ہر ایک کی بات سن لیتے تھے تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ کانوں کے کچے ہیں (نعوذ باللہ)

* وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے اور سراسر رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو تم میں سے ایماندار ہیں (رحمت اللعالمین) اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

آیت:62

* یہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اگر یہ مومن ہے تو اللہ اور اس کے رسول اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ ان کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

آیت:63

* کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت ہی بڑی رسوائی ہے۔

آیت:64

* یہ منافق ڈر رہے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کے بھید کھول کر رکھ دے

اور سورت توبہ میں تو اللہ نے ان کے دلوں کے بھید کھول کے رکھ ہی دیے یہ تو ان کو رسوا کرنے والی چیزیں ہیں ساری۔

* اے نبی ﷺ ان سے کہہ دیجیے اور مذاق اڑاؤ اللہ اس چیز کو کھول دینے والا ہے جس کی کھل جانے سے تم ڈرتے ہو۔

آیت:65

* اگر ان سے پوچھو کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے تو جھٹ کہہ دیں گے ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے

دین کے نام پہ دل لگی اور ہنسی مزاج کر رہے تھے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اس سے بچنا چاہیے قرآن پاک اسلام یا دین اسلام اس کی کسی چیز کو مذاق کے طور پہ بات نہیں کرنی چاہیے یہ بہت حساس معاملہ ہے ایسا کام منافقین کا ہے

* ان سے کہو کیا تمہاری ہنسی دل لگی اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول ہی کے ساتھ ہے۔

آیت:66

* اب اس عذرات نہ تراشو تم نہیں ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے اب ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں

آیت:67

* منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کی ہم رنگ ہیں برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکے رکھتے ہیں یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہے

آیت:68

* ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہی ان کے لیے موضع جگہ ہے ان پر اللہ کی لعنت ہو اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہو۔

آیت:69

* تم لوگوں کے رنگ ڈھنگ چال ڈھال وہی ہیں جو تمہارے پہلوں کے تھے جو تمہارے پیشواؤں کے تھے وہ تم سے زیادہ زور آور طاقتور تھے اور تم سے بڑھ کر مال اور اولاد والے تھے پھر انہوں نے دنیا میں اپنے حصے کی مزے لوٹ لیے اور تم نے بھی اپنے حصے کی مزے اسی طرح لوٹے جیسے انہوں نے لوٹے تھے اور ویسی بحثوں میں تم بھی

پڑے جیسی بحثوں میں وہ پڑے رہے سو ان کا انجام یہ ہوا کہ دنیا اور آخرت میں ان کا سب کیا دھرا ضائع ہو گیا اور وہی خسارے والے ہیں۔

تو جو انجام ان کا ہوا وہی تمہارا ہو گا منافقین کو ان کا انجام بتایا جا رہا ہے۔

آیت:70

* کیا ان لوگوں کو اپنے پہلوں کی اپنے پیشواؤں کی تعریف نہیں پہنچی نوح علیہ السلام کی قوم کی عاد و ثمود ابراہیم کی قوم کی مدین اور وہ بستیاں جنہیں الٹ دیا گیا ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر یہ اللہ کا کام نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ قومیں خود اپنے اوپر ظلم کرنے والی تھیں۔

آیت:71

* مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں

یہاں پہ مومن مرد اور مومن عورتوں کی جو سب سے بڑی اہم بات بتائی جا رہی ہے ایک دوسرے کے رفیق ہونے کے بعد امر بن معروف نہی عن المنکر بھلائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں خود بھی ہدایت پر ہیں اور دوسروں کی ہدایت کی بھی پرواہ کرتے ہیں فکر کرتے ہیں اور یہ بہت ہی اہم فریضہ ہے جو امت محمدی ﷺ نے ادا کرنا ہے اور اگر یہ ہم نے نہ ادا کیا تو ہم سے اس کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا پھر قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب یہ کام کوئی بھی انسان نہیں کر رہا ہو گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو اللہ کے دین کا کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کا بہترین کام لے

* یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی اللہ یقیناً سب پر غالب اور حکیم اور دانا ہے۔

آیت:72

* ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ انہیں ایسے باغ میں جگہ دے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان باغات میں ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہاد باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر کے وہاں ان کے لیے اللہ کی رضا خوشنودی انہیں حاصل ہو گی بے شک یہی بڑی کامیابی ہے۔

آیت:73

* اے نبی ﷺ کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ سالہ سال کی تعلیم کے بعد اب سختی کا حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ مزید در گزر نہ کرو رسول پاک ﷺ نے ہمیشہ منافقین کے ساتھ نرمی در گزر اور معاف کرنے والا رویہ رکھا کہ عبد اللہ بن ابی جو اتنا بڑا منافق تھا جو رسول پاک ﷺ کو ہمیشہ تکلیف اور ایذا پہنچایا کرتا تھا جب اس کی موت ہوئی تو رسول پاک ﷺ نے اسے قبر سے نکال کے اس کا سر اپنی گود میں رکھ کے اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کی اتنا اعلیٰ آپ کا اخلاق تھا آپ نے اس کے لیے اپنا کرتہ دیا اور اس کے لیے بخشش کی دعا کی لیکن اب اللہ تعالیٰ کیا حکم دے رہے ہیں؟ کہ آپ ان کے ساتھ سختی سے پیش آئیں اب یہ نرمی کے مستحق نہیں ہیں

* آخر کار ان منافقین کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بد ترین جائے قرار ہیں۔

آیت:74

* یہ لوگ اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کہی حالانکہ انہوں نے ضرور وہ کافرانہ بات کہی ہے

کون سی بات کی طرف اشارہ ہے؟ اس کے بارے میں جو ایک روایت موجود ہے کہ تبوک کے سفر میں رسول پاک ﷺ کی اونٹنی گم ہو گئی تو مسلمان اس اونٹنی کو تلاش کر رہے تھے پھر منافقین نے مذاق بنانا شروع کر دیا کہ ویسے تو آسمان کی خبریں سناتے ہیں آسمان کی خبروں کی باتیں کرتے ہیں اور اپنی اونٹنی کا پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے (نعوذ باللہ) اس قسم کی باتیں یہ کر رہے تھے تو بعد میں جب یہ آیات نازل ہوئی تو کہنے لگے نہیں نہیں ہم میں سے تو کسی نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

* وہ اسلام لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوبے اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کے ارادہ کیا جس سے نہ کر سکے یہ ان کا سارا غصہ اسی بات پر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا ہے اب اگر یہ اپنی اس روش سے باز آجائیں تو انہی کے لیے بہتر ہے اور اگر یہ باز نہ آئے تو اللہ ان کو نہایت دردناک سزا دے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور زمین میں ان کا کوئی دوست و مددگار نہیں ہو گا۔

آیت:75

* ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اللہ نے اپنے فضل سے ہم کو نوازا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور صالح بن کر رہیں گے۔

آیت:76

* مگر جب اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دولت مند کر دیا تو وہ بخل پر اتر آئے

وعدے توڑنا وعدے بھلانا یہ تو منافقین کی بہت بڑی صفت ہے

* وہ اپنے وعدے سے ایسے پھرے کہ انہیں اس کی خبر ہی نہ ہو جیسے۔

آیت:77

* نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی اس بدعہدی کی وجہ سے جو انہوں نے اللہ کے ساتھ کی اور اس جھوٹ کی وجہ سے جو وہ بولتے رہے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق بٹھا دیا جو اس کے حضور ان کی پیشگی کے دن (قیامت کے دن) ان کا پیچھا نہ چھوڑے گا۔

آیت:78

* کیا یہ لوگ جانتے نہیں ہیں کہ اللہ تو ان کے مخفی راز اور ان کی پوشیدہ سرگوشیاں سب کچھ معلوم ہے اور وہ تمام غیب کی باتوں سے پوری طرح باخبر ہے وہ خوب جانتا ہے۔

آیت:79

* ان کنجوس دولت مندوں کو جو اللہ کی محبت اور رضا حاصل کرنے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں بناتے ہیں (باتیں چھانٹتے ہیں) اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس اللہ کے راستے میں اس کے سوا دینے کے لیے کچھ نہیں ہے جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کر کے کماتے ہیں اور پھر اللہ کے راستے میں دیتے ہیں

تو یہ منافقین خود تو دیتے نہیں تھے اور دینے والوں کا مذاق بناتے تھے کیونکہ انہیں قیامت کا شعور ہی نہیں تھا کہ وہاں پہ کیا معاملہ ہونے والا ہے وہاں پہ تو یہ سارا دیا ہوا مال صدقات بڑھ چڑھ کے ملے گا رسول پاک ﷺ نے فرمایا

* کہ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ جائے گا

کہ کسی نے ایک درہم صدقہ کیا کسی نے ایک لاکھ درہم صدقہ کیا تو یہ بڑھ کیسے جائے گا اسی کی وضاحت کی کہ اگر کسی کے پاس دو درہم ہے اس میں سے وہ ایک درہم صدقہ کر دیتا ہے اور دوسرے کے پاس اگر 10 لاکھ درہم ہے تو وہ ایک لاکھ درہم صدقہ کرتا ہے تو یہ ریشو دیکھی جائے گی کہ کس کے پاس کتنا مال ہے اس نے اسے اس نے کتنا اللہ کے راستے میں صدقہ کیا تو کچھ ایسے بھی صحابہ کرام تھے کہ جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا وہ پھر مشقت کرتے تھے محنت کرتے تھے اور وہ جو تھوڑی بہت کمائی ہاتھ آتی تھی وہی اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتے تھے اتنے صدقات کے شوقین اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے سبقت لے جانے والے تھے

* اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

آیت:80

* اے نبی ﷺ تم خواہ ایسے لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو اگر تم ستر بار بھی معاف کرنے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔

آیت:81

* جن لوگوں کو پیچھے رہ جانے کی اجازت دی گئی تھی وہ اللہ کے رسول کا ساتھ نہ دینے اور گھر بیٹھے رہنے پر خوش ہوئے اور انہیں گوارا نہ ہوا کہ اللہ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کریں انہوں نے لوگوں سے کہا اس سخت گرمی میں نہ نکلو ان سے کہو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ سخت ہے

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر (69) ٹائم زیادہ سخت ہیں ستر حصے ہیں جہنم کی آگ کے جس میں سے ایک حصہ دنیا میں بھیجا گیا اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس ایک حصے کو بھی سمندر کے پانی سے دو دفعہ ٹھنڈا کیا گیا ہے تو اس کے بعد جہنم کی آگ کو کوئی امیجن نہیں کر سکتا

* کاش انہیں اس کا شعور ہوتا

آیت:82

* اب چاہیے کہ یہ لوگ ہنسا کم کریں اور روئیں زیادہ

زیادہ نہ ہنسو کہ اس سے دل مردہ ہو جاتے ہیں رسول پاک ﷺ نے فرمایا

* کہ اگر تم کو ان باتوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤں بہت زیادہ

* اس لیے کہ جو بدی یہ کماتے رہے ہیں اس کی جزا ایسی ہے۔

آیت:83

* اگر اللہ ان کے درمیان تمہیں واپس لے جائے اور آئندہ ان میں سے کوئی گروہ جہاد کے لیے نکلنے کی تم سے اجازت مانگے تو صاف کہہ دینا کہ اب تم میرے ساتھ ہرگز نہیں چل سکتے اور نہ میری جماعت میں کسی دشمن سے لڑ سکتے ہو تم نے پہلے بیٹھے رہنے کو پسند کیا ہے تو اب بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

آیت:84

* اور آئندہ ان منافقین میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اب وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ فاسق تھے

آیت:85

* ان کی مالداری اور ان کی کثرتِ اولاد تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اللہ نے تو ارادہ کر لیا ہے کہ اسی مال و اولاد کے ذریعے ان کو اسی دنیا میں سزا دلوائے اور ان کی جان اس حال میں نکلنے کے وہ کافر ہوں.

آیت:86

* جب کوئی سورت اس مضمون کی نازل ہوئی کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو تم نے دیکھا کہ جو لوگ ان میں سے صاحب حیثیت تھے کھاتے پیتے تھے وہی تم سے درخواست کرنے لگے کہ انہیں جہاد کی شرکت سے معاف رکھا جائے اور انہوں نے کہا ہمیں چھوڑ دیجیے ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں

آیت:87

* ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والوں میں شامل ہونا پسند کیا اور ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اس لیے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا۔

آیت:88

* بخلاف اس کے رسول اللہ ﷺ نے اور ان لوگوں نے جو رسول کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور اب ساری بھلائیاں انہی کے لیے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

آیت:89

* اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

آیت:90

* دیہاتی عربوں میں سے بہت سے لوگ آئے جنہوں نے عذر پیش کیے تاکہ انہیں بھی پیچھے رہ جانے والوں کی طرح اجازت دی جائے اس طرح بیٹھے رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے ایمان کا جھوٹا وعدہ کیا تھا ان دیہاتیوں میں سے جن جن لوگوں نے کفر کا رستہ اختیار کیا عنقریب وہ دردناک سزا سے دوچار ہوں گے۔

آیت:91

* ضعیف و بیمار لوگ اور وہ لوگ جو شرکت جہاد کے لیے راحت نہیں پاتے اگر پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں

دین میں سہولت ہے آسانیاں ہیں۔ ضعیف اور بیمار لوگوں کے لیے رخصت موجود ہے

* جبکہ وہ خلوص ایمان کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے وفادار ہوں

تو ایسے لوگ اجر پاتے رہتے ہیں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے تھے وہ جنگ میں ساتھ نہیں گئے تھے لیکن ہم کسی بھی گھاٹی اور وادی میں گئے تو وہ ثواب میں ہمارے ساتھ برابر کی شریک رہے کیونکہ ان کے پاس عذر موجود تھے عذر کی وجہ سے وہ جہاد پہ نہیں نکلے تھے

* ایسے محسنین پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں اور اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت:92

* اسی طرح ان لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں جنھوں نے خود آکر تم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لیے سواریاں فراہم پہنچائی جائیں (ان کے پاس سواری نہیں تھی) اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لیے سواریوں کے انتظام نہیں کر سکتا تو وہ مجبوراً واپس گئے اور حال یہ تھا کہ ان کی انکھوں سے آنسو جاری تھے (وہ رو رہے تھے) اور انہیں اس بات کا بڑا رنج تھا کہ وہ اپنے خرچ پر جہاد میں شریک ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔

آیت:93

* البتہ اعتراض ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہیں اور پھر بھی تم سے درخواستیں کرتے ہیں کہ انہیں شرکت جہاد سے معاف رکھا جائے انہوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اس لیے اب یہ کچھ نہیں جانتے۔

جو مخلص صحابہ کرام ہیں وہ پیچھے رہ جانے پہ روتے ہیں اور جو منافق ہیں وہ جانے پہ روتے ہیں یہ منافق اور مومن کا ڈفرنس ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نفاق سے پاک کرے اور اللہ کی رضا کے لیے ہمارے دلوں کو خالص کر دے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام علیکم ورحمته اللہ وبرکاتہ

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)